حضرت محبوب الٰہی

اور

ڈاکٹر محمد اقبال

از

جاوید اقبال مظہری
بی اے، ایل ایل بی

مظہری پبلی کیشنز کراچی
فون ۵۸۴۰۹۹۳

Marfat.com

حقوق طباعت بحق میاں محمد مظہر مسعود مسعودی و میاں محمد طٰہٰ مسعودی سلہما اللہ تعالیٰ محفوظ ہیں

۱۔ نام کتاب:۔ حضرت محبوب الٰہی اور ڈاکٹر محمد اقبال

۲۔ مصنف:۔ جاوید اقبال مظہری

۳۔ کمپوزنگ:۔ جیلانی پرنٹ انٹرپرائزز

۴۔ اشاعت:۔ اول

۵۔ ناشر:۔ مظہری پبلی کیشنز

۶۔ طباعت:۔ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

۷۔ تعداد:۔ ایک ہزار

۸۔ ہدیہ:۔ ۱۲ روپیہ

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد، کراچی۔فون ۶۶۱۴۷۴۷۔۲۱۳۹۷۳

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عید گاہ، کراچی۔
فون ۲۲۱۳۹۷۳۔۲۶۳۳۸۱۹

۳۔ مکتبہ رضویہ، عقب آرام باغ، کراچی۔فون: ۲۱۶۴۶۴

۴۔ دربار عالیہ مرشد آباد بالمقابل سول اینڈ آڈٹ کالونی کوہاٹ روڈ، پشاور شہر فون: ۲۳۱۱۶۵

۵۔ مظہری پبلی کیشنز، ۷۔سی اسٹیڈیم لین ون، فیز ۵، خیابان شمشیر، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی۔
فون: ۵۸۴۰۷۶۵

Marfat.com

انتساب

سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے نام جو محبوبِ رب العالمین ہیں، جو محبوبِ رحمت اللعالمین ہیں، جن کے پردادا مرشد خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز ہیں، جن کے دادا مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہیں، جن کے مرشد برحق شیخ شیوخ العالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحہم اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں، جن کے دربارِ عالی سے احقر کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں اویسی نسبت سے سرفراز کیا گیا اور خوب خوب نوازا گیا۔

خاکپائے محبوب الٰہی

جاوید اقبال مظہری

نقشبندی مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر محمد اقبال سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''اے محبوب اگر یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو پھر آپ کی متابعت میں ثابت قدم ہو جائیں، اللہ ان کو اپنا محبوب بنالیگا'' (آل عمران:۳۱)

اقبال اس آیت کریم کا منظوم ترجمہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اقبال دنیا جہاں کی ساری نعمتوں کو ذاتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا مرحونِ منت مانتے ہیں:۔

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

اقبال اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری نماز ہی نماز ہے اگر نمازی کا حال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز ہے اور اس کے پیش نظر اُنہی کا جلوۂ زیبا ہے تو وہ نماز واقعی نماز ہوگی۔ چنانچہ اس حقیقت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:۔

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

Marfat.com

اقبال مومن کی کل جمع پونجی کو عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کرتے ہیں کہ کائنات کی ساری دھن دولت عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، عاشقِ صادق کی اگر کوئی جائے پناہ ہے تو وہ صرف اور صرف دامنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں:۔

ہر کہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اُوست
بحر و بر درگوشۂ دامانِ اُوست

یہ اقبال کا کمال درجے کا عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ وہ بارگاہِ الٰہیہ میں التجا کرتے ہیں کہ یا اللہ!

"اگر میرا حساب کتاب لینا ناگزیر ہو تو براہ کرم نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرا حساب نہ لینا کہ کہیں اقبال کو شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے"

اقبال اس انتہائے عشق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

اس میں شک نہیں کہ اقبال سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اُن کا یہ شعر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے:۔

در دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ است

Marfat.com

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اقبال کا ظاہر باطن کے مطابق نہ تھا، جو علماء کے لئے یقینا پریشان کن ہے، مگر ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فقراء کے اس گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو خلاف شرح امور کے مرتکب ہو کر خود کو ہدف ملامت بناتے ہیں اور اس طرح اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں، ان کا مقصد شریعت کی خلاف ورزی ہرگز نہیں ہوتی۔

اقبال عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرات اہل اللہ سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے، اور ان سے کمال درجہ کا عشق کرتے تھے۔ انہوں نے بکثرت اہل اللہ کی شان میں اشعار کہے ہیں ان میں حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی، حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت داتا گنج بخش، حضرت امام غزالی، حضرت غوث الاعظم، حضرت مولانا جلال الدین رومی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت بوعلی شاہ قلندر اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ قابل ذکر ہیں۔

اقبال کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حضرات اہل اللہ کے تابناک کردار سے متاثر ہیں۔ اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مزار گہربار پہ حاضر ہوئے اور خوب خوب نوازے گئے چنانچہ عالم جذب و مستی میں فرماتے ہیں۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

سلطان المشائخ حضرت شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے ساتھ اقبال کی عقیدت و محبت قابل دید ہے، حضرت محبوب الٰہی واقعی محبوب الٰہی ہیں جو اُن

Marfat.com

کے دربار میں حاضر ہوتا ہے وہ اُن کا محبوب ہو جاتا ہے اقبال نے خوب کہا کہ:۔

نہاں ہے تیری محبت میں رنگ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا

وہ ذاتِ والا جن کے پیر و مرشد برحق حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہوں، جن کے دادا مرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہوں، جن کے پردادا مرشد حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی غریب نواز رحمہ اللہ تعالیٰ ہوں، وہ محبوب الٰہی جن کو بارگاہ رسالت نے ''ملک الفقراء المساکین'' کا خطاب ملا ہو، جو وصال سے چند روز پہلے کھانا پینا ترک فرمادیں اور یہ کہیں کہ:۔

''جس کے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشاق ہوں اسے طعام دنیا سے کیا غرض''

جن کے مرید صادق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ عالم واقع میں اپنے پیر و مرشد برحق حضرت محبوب الٰہی کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ محبوبیت میں چھپا ہوا دیکھیں اور عالم کیف و مستی میں یہ فرمائیں کہ:

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
پری پیکر نگارے سرو قد و لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم
خدا خود میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم

ہاں ہاں وہ یقیناً محبوب الٰہی ہونگے۔ وہ یقیناً محبوب الٰہی ہونگے یہ بات چشم دید ہے کہ حضرت محبوب الٰہی کے دربار عالی میں اہل ایمان کے علاوہ ہندو، سکھ، عیسائی غرض ہر مذہب و ملت کے لوگ حاضر ہوتے ہیں اور نوازے جاتے ہیں، اقبال بھی

Marfat.com

انہی عاشقانِ محبوب الٰہی میں سے ہیں جو ان کے دربار میں حاضر ہوئے اور فیض یاب ہوئے، اقبال نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بانگ درا میں "التجائے مسافر" کے عنوان سے ایک طویل نظم تحریر کی ہے جس میں حضرت محبوب الٰہی کو منظوم خراج تحسین پیش کیا ہے اور بارگاہ محبوب الٰہی میں بڑی کامل دعائیں مانگی ہیں۔

حضرت محبوب الٰہی سراپا عشق و محبت ہیں، عشق و محبت کی یہ کرنیں آج بھی آپ کی قبر شریف سے اہل محبت کے قلوب کو منور کر رہی ہیں اقبال سچ کہتے ہیں کہ:۔

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا

حضرات اہل اللہ کی صحبت سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے حیاتِ ظاہری میں اُن کی زیارت دل کی زندگی ہے اور بعد وصال قبر شریف کی زیارت بھی دل کی زندگی ہے اقبال نے خوب کہا:۔

تری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی

اقبال نے بارگاہِ محبوب الٰہی میں جو منظوم خراج تحسین پیش کیا ہے وہ اہل عشق و محبت اور اہل علم و دانش کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

التجائے مسافر

از

ڈاکٹر محمد اقبال

بحضور حضرت محبوبِ الٰہی علیہ الرحمہ
(درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی)

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تری، فیض عام ہے تیرا
ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا
نہاں ہے تیری محبت میں رنگِ محبوبی
بڑی ہے شان، بڑا احترام ہے تیرا
اگر سیاہ دلم، داغِ لالہ زارِ توام
وگر کشادہ جبینم، گلِ بہارِ توام
چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گل
ہُوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو
چلی ہے لے کے وطن کے نگارخانے سے
شرابِ علم کی لذت کشاں کشاں مجھ کو
نظر ہے ابرِ کرم پر، درختِ صحرا ہوں

Marfat.com

کیا خدا نے نہ محتاجِ باغباں مجھ کو
فلک نشیں صفتِ مہر ہوں زمانے میں
تری دعا سے عطا ہو وہ نردباں مجھ کو
مقام ہم سفروں سے ہو اس قدر آگے
کہ سمجھے منزلِ مقصود کارواں مجھ کو
مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دُکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو
دِلوں کو چاک کرے مثلِ شانہ جس کا اثر
تری جناب سے ایسی ملے فغاں مجھ کو
بنایا تھا جسے چُن چُن کے خار و خس مَیں نے
چمن میں پھر نظر آئے وہ آشیاں مجھ کو
پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں
کیا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھ کو
وہ شمع بارگہِ خاندانِ مرتضوی
رہے گا مثلِ حرم جس کا آستاں مجھ کو
نفس سے جس کے کھِلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجھ کو
دعا یہ کر کہ خداوندِ آسمان و زمیں
کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجھ کو

Marfat.com

وہ میرا یوسفِ ثانی، وہ شمعِ محفلِ عشق
ہوئی ہے جس کی اُخوت قرارِ جاں مجھ کو
جلا کے جس کی محبت نے دفترِ من و تُو
ہوائے عیش میں پالا کیا جواں مجھ کو
ریاضِ دہر میں مانندِ گُل رہے خنداں
کہ ہے عزیز تر از جاں وہ جانِ جاں مجھ کو
شگفتہ ہو کے کلی دل کی پُھول ہو جائے!
یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے!

(کُلیاتِ اقبال بانگِ درا، ص ۱۵۴ تا ۱۵۶ مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء)

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com